معذرت

ستمبر اکتوبر میں شہر امرتسر موسمی بخار کے لئے خوب آماجگاہ رہا۔ خاکسار اڈیٹر بھی مع عیال و اطفال کے بیماری کے باعث مضمون نہ لکھ سکا اس لئے نامہ نگاروں ہی کے مضمون پر قناعت کی گئی (اڈیٹر)

آریہ سماج کی گھٹی میں بغاوتِ اسلام

"بغاوت اسلام کا خمیر ہے" کے عنوان سے ایک لچر مضمون آریہ مسافر کے گذشتہ نومبر والے رسالہ میں درج تھا جسمیں بھولے بھٹکے مسافر نے دلائل انانیت و بغض قاطع کیساتھ اس امر کو ثابت کر کے دکھانا چاہا تھا کہ "فی الواقع بغاوت اہل اسلام کی گھٹی میں پڑی ہے" چونکہ تمام ملک و گورنمنٹ پر گذشتہ ایک دو سالوں سے آریہ پارٹی پر سڈیشن کے مقدمات کی پے در پے سزائیں جاری ہو رہی ہیں اور وہ اپنی بغاوت کے کیفر کردار کو خود پہونچ رہی ہے۔ اسلئے بیچاروں کو خدا کی مار پر مار کھاتے ہوئے دیکھکر ہمنے محض دشمن کو مرتے وقت اُسکی بُرائی کے بدلے میں تاڑنا خلاف آئینِ اسلام سمجھکر اغماض کرنا ہی پسند کر کے اُس ردّی سے بدتر تحریر کو ردّی کے کاغذوں میں پھینکدیا تھا۔ مگر جب سانپ کی موت آتی ہے تو وہ اپنی شامت سے مشہور ہے کہ چوراہے میں آبیٹھتا ہے۔ اسی طرح سے گمراہ مسافر نے بھی ویسا ہی گمان کر لیا کہ جس جنگل میں میں بھٹک رہا ہوں اُس میں ضرور اب کوئی شیر اُس کے پھاڑ کھانے کو نہیں رہا۔ اس لئے وہ اپنی اس جولائی کے رسالہ میں پھر خواہ نخواہ سر آیا ہے۔ لہذا باغیٔ اسلام کی خبر لینے کو ہم بھی طیار ہو گئے۔ تاکہ مسافر کی رہبری کریں +

آندھے مسافر کو جب کوئی بات منہ آنے کے لئے قرآن شریف سے نہ ملی تو اپنے بڑے بھائی شیطان کے قصّے کو مذاق کے طور پر پیش کر کے یوں ہذیان کرنا شروع کیا +

مسافر۔ شیطان ایک بڑا فاضل جیّد تھا اور سب ملائکہ اُس کے شاگردانِ رشید تھے

اب ہم پوچھتے ہیں کہ "شیطان کس علم کا عالم و فاضل تھا؟" آیا ہندوؤں۔ یہودیوں۔

پارسیوں یا بدھ مذہب والوں کے علوم کا؟

رہبر۔ اسکا مختصرًا اوّل جواب تو یہ ہے کہ انمیں سے کسی مذہب کے علوم کا بھی وہ عالم نہ تھا۔ مگر ان آریہ گرنتھوں سے خوب ماہر تھا۔ اس لئے وہ عالم و فاضل نہیں بلکہ اپنی زبان کے مطابق اُسے اپنا مہا پادیا سمجھئے! یا آوانت کی آریہ سماج کا سبھاپتی اور آپ منتری تصوّر فرمائیے! دوم جملہ اہل اسلام کا اعتقاد ہے کہ وہ ہمارے باوا آدم کی پیدائش سے پہلے موجود تھا۔ اسی طرح سے جملہ آریہ سماج بھی مانتی ہے کہ اہل اسلام کے باوا آدم سے پہلے آریوں کے ویدہی موجود تھے۔ سو اس آپکے اقبال سے بھی صاف ثابت ہے کہ وہ آریہ گرنتھوں ہی کا ایک منتری تھا اور بس۔ سوم جیسے آپ دشمن اسلام ہیں ایسا ہی ایک وہ بھی دشمن اسلام تھا۔ اس سے بھی ثابت ہے کہ اُسکا دہرم بھی آپکی طرح آریہ ہی تھا اور وہ آپکی آوانت آریہ سماج کا پریزیڈنٹ تھا۔ چہارم۔ چونکہ اپنے وقت کی موجودات میں سے اُس نے بھی پہلے بغاوت و سرکشی قانون الٰہی کی کی تھی۔ اور آپ نے بھی ہند و پنجاب کی جملہ قوموں سے پہلے سرکاری بغاوت شروع کی۔ اس سے بھی صاف ثابت ہے کہ وہ مغرور آریہ ہی تھا۔ پنجم مزید برآں اُس نے بھی اپنے کو بے قصور قرار دیکر اُلٹا خدا ہی پر بے انصافی کا الزام لگایا اور تیسری جگہ خواہ نخواہ دشمن آدم کا بنگیا اور سزا یافتہ ہوکر بھی اکڑتا ہی رہا۔ علیٰ ہذا القیاس آپ بھی خود کو بے قصور ثابت کر کے اُلٹا گورنمنٹ کو ہی بے انصاف قرار دیتے اور اپنے کئے کی سزا تو اُدہر سے پا رہے ہیں اور تیسری جگہ خواہ نخواہ دشمن ہمارے بن بیٹھے ہیں۔ اور نیز ویسے ہی سزا بھی پا رہے ہیں اور اُسی کی مانند برابر اکڑفوں بھی دکھاتے جاتے ہیں۔ لہذا اس سے بھی آپکے اور اُس کے بُرے لچھن ایک جیسے ہونے سے صاف ظاہر ہے کہ آپکی طرح وہ بھی آریہ ہی تھا اور بس۔ گھبرائیے نہیں اور بھی سینکڑوں پتے کی باتیں ہیں جن سے شیطان کو ہم آریہ سماج کا ایک لیڈر ثابت کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ آپ کبھی پھر کبھی ہم سے دریافت فرماویں +

مسافر۔ کیا وہ ملائکہ کو کرکٹ میچ سکھاتا تھا یا فٹ بال۔ یا قومی قواعد کی تعلیم دیا کرتا تھا؟

رہبر۔ اُسوقت کے آریہ گرنتھوں سے ایسی ہی فضول اور نیز جو کچھ بغاوت وغیرہ کے کام

ثابت ہوں کرتا تھا ۔

مسافر۔ اس موقع پر معترض کو لامحالہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ علوم متعلقہ اسلام کا معلم تھا ۔

رہبر۔ یہ آپ کا سراسر جھوٹ ہے۔ اہل اسلام تو آدم سے پیشتر دنیا پر اسلام کا نزول مانتے ہی نہیں۔ بلکہ آپ ہی کا بچہ بچہ آدم سے پیشتر ویدوں کا نزول مانتا جانتا ہے۔ لہذا آپکو لازم ہے کہ آپ اُس کو آریہ علوم کا معلم مانیں ۔

مسافر۔ پس خدا کی شیطان کی بغاوت فی الحقیقت اسلامی تعلیم کی برکت تھی ۔

رہبر۔ یہ بھی ایک علامت آپکی اُسکا بھائی ہونے کی ہے۔ کیونکہ جب آپ ویدوں کی قدامت کے مسئلہ پر گفتگو کرتے ہیں تو اُسوقت تو بڑی خوشی سے آدم کی پیدائش سے ویدوں کا نزول پیشتر کا مانکر بغلیں بجایا کرتے ہیں۔ مگر اب جبکہ اُوانت کی آریہ سماج کے لیڈر کو سزا یافتہ ہونے کی بے عزتی آپ کے سر آتی ہے۔ تو ویدوں کو پس پشت چھپا کر اب علوم اسلام کو آگے بتانے لگے ہیں۔ یہی حال آریہ سماج کا کل ملک کے بچہ بچہ پر روشن ہے کہ جب لالہ لاجپت اور اجیت سنگھ پکڑے گئے تو آریہ سماج نے جھٹ کہدیا تھا کہ وہ تو آریہ ہی نہیں ہیں اور پھر جب وہ واپس آگئے ہیں تو اب برابر آریہ سماج کے مسلمہ لیڈر ماننے جا رہے ہیں۔ اسی طرح سے آپ ہمکو اُس شیطان کی طرح دھوکہ دیتے ہیں۔ اور یہ جو آپ نے کہا کہ شیطان نے بغاوت کی۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپکو ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں کہ آیا اُس نے بغاوت کی یا سرکشی۔ اور بغاوت اور سرکشی میں فرق کیا ہے؟ سو آئیے! ہم آپکو ذرا بتلا دیں۔ لالہ جی! شیطان کی منشا، یہ نہ تھی کہ خدا کا مقابلہ کر کے اُسکا تخت لیلوں اور اُسکو خدائی سے خارج کر دوں بلکہ اُس نے فقط ایک حکم کی نافرمانبرداری یعنی قصور کیا تھا اور زیادہ سے زیادہ آپ اُسکو سرکشی سے تعبیر کر سکتے ہیں مگر اہل اسلام آجتک اُس کی بغاوت کے قائل نہیں۔ - یہ کوشش اپنی خود اپنے بھائی پر الزام لگانے کی ہے اور بغاوت تو یہ ہے کہ جیسا آپ انگریزوں سے تخت چھینکر اپنی حکومت چاہتے ہیں۔ سو خیر یہ بھی آریہ گرنتھوں ہی کی تعلیم سے آپ نے کیا اور اُس نے بھی آریہ گرنتھوں ہی کی تعلیم کا اثر دکھلایا۔ تم دونوں ہی آریہ ہو۔ اور بغاوت و سرکشی شیطان محض آریہ گرنتھوں ہی کی تعلیم کیوجہ سے تھی اور بس ۔

مسافر۔ قرآن میں خود خدائے محمدیہ نے بغاوت کی تعلیم علانیہ طور پر کی ہے۔ چنانچہ سورۂ

نساء میں صاف حکم ہے "اے مومنو! اطاعت کرو حکم خدا اور رسول کی اور اُنکی جو تم میں سے بادشاہ یا حاکم ہوں" اس سے بخوبی ثابت ہے کہ مسلمانوں کو سوائے مسلمان بادشاہ کے کسی دوسری قوم کفار وغیرہ کے سلاطین کی اطاعت ہرگز کرنی نہیں چاہئیے ۔

رہبر۔ قرآن شریف کی آیت لکھتے ہوئے کیا آپکی ضمیر نے آپ پر لعنت نہیں کی؟ بھلا ان الفاظ میں کونسا لفظ بغاوت کا ہے؟ اس میں تو ہر طرح کی تابعداری و فرمانبرداری ہی کا ذکر ہے مانا کہ یہ محض ہمارے اپنے اہل اسلام بادشاہوں کے واسطے ہی حکم ہے مگر علاقہ اور غیر محل آیت سے خواہ نخواہ اگر ثابت کرنیکا ہی شوق تھا تو آپکا اپنے منہ سے کہنا اور قلم سے ہمیں باغی لکھدینا ہی کافی تھا۔ پھر غیر موزون اور بے محل آیت اپنے شیعہ یار سے کیوں لکھا کر اپنے بھائی شیطان کی شیطنت کا حصہ لیا۔ مہاشے جی! ہمارا مذہب اسلام ہے جو اسوقت ایک یونیورسل مذہب ہے یہ وہ مذہب نہیں کہ جو گنگا پار نہیں جا سکتا۔ دنیا بھر کی تمام قومیں جو اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ کی پولیٹکل زندگانی بسر کرتی ہیں اُن تمام درجوں میں مسلمان بھی ہر رنگ اور ہر درجہ کے موجود ہیں۔ ہماری اپنی اسلامی سلطنتیں بھی موجود ہیں جنمیں دنیا کی کل قومیں ہماری ابتک رعایا ہیں۔ اگر آج ہم انگریزوں کے یہاں ماتحت ہیں تو اُنہیں ہم پر اس لئے ہرگز ہرگز فخر نہیں ہو سکتا کہ اُن کے کروڑہا عیسائی بھائی ہماری سلطنت کے بھی رعایا ہیں۔ اس لحاظ سے اگر ہم اُنکی ایک جگہ پر رعایا ہیں تو دوسری جگہ پر حاکم بھی۔ جب وہ ہمارے ماتحت زندگانی بسر کر رہے ہیں تو ہم بھی اُنکی ماتحت زندگانی بسر کر رہے ہیں۔ ہمیں بغاوت کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ ابھی تو محض دین اسلام کی برکت سے کل یورپ پر ہماری حکومت برابر موجود ہے۔ اور مزید برآں ہماری قوم و مذہب کے لوگوں کی سچائی اور ہمارے سچے خدا کی کرپا سے ابھی ایسے بھی تختے دنیا کے صفحے پر موجود ہیں کہ جہاں ہمارے کروڑوں بھائی بالکل ایسے آزادانہ طور پر سیلف ریسپکٹ کے ساتھ زندگانی بسر کرتے ہیں جہاں کسی مسلمان تک کی بھی حکومت نہیں اور اسپر معجزہ اسلامی یہ ہے کہ وہ کل دنیا کی نظر میں سخت خونخوار بھی ہیں۔ مگر پھر بھی وہ اپنی برادرانہ زندگی آپس میں بسر کرتے ہیں۔ کیا ایسی عزت کے ساتھ آپ کسی غیر قوم کی دنیا کے صفحے پر آج مثال بھی دے سکتے ہیں؟ لہذا جس حالت میں دنیا کی اعلیٰ سے اعلےٰ عزت اس گئے گذرے زمانہ میں بھی جب ہمکو حاصل ہے تو آپ بتلاؤ۔ ہمیں بغاوت کے کیوں خواب آسکتے ہیں؟

ہاں بغاوت کرنا آپکا مذہب آپکی تعلیم اور آپکی فطرت ہے۔ کیا آپکو شرم نہیں آتی؟ جبکہ آپ ہمارے باغی بھی ہوچکے ہیں۔ کتاب ستیارتھ پرکاش بغاوت کی تعلیم سے بھری پڑی ہے۔ آپکی فطرت میں بغاوت بھری پڑی ہے۔ اپنے آریہ راجاؤں کا حال تو ذرا اپنی تواریخوں میں پڑھو۔ ہمالہ سے چلکر آجتک کتنی جونیں پلٹیں۔ دنیا کی کونسی قوم ہے کہ جس نے تمہارا سر نہیں کچلا اور جسکی تم نے آخر بغاوت نہیں کی؟ پھر کیا آپ ہمارے محکوم نہیں رہ چکے؟ یا ہم سے آپکی فطری بغاوت چھپی ہے؟

مسافر۔ آدم سے لیکر محمدؐ صاحب تک جسقدر انبیاء مشہور ہیں انکا تعلق محمدی لوگ خاص اسلام سے ظاہر کرتے ہیں÷

رہبر۔ بیشک۔ پھر آپ یہ تبلاؤ کہ اُنہوں نے کس کس کی بغاوت کی؟ یا اُنکی اُمتوں نے کس کس کی بغاوت کی۔ وہ تو خود سچے بادشاہ تھے۔ دنیا کے کُل بادشاہ آجتک اُنکی سچائی کی برکت سے فیض پا رہے ہیں۔ کیا تم بھی آدانت سے لیکر اپنے فیض اور جھوٹے دھرم کا بھی کوئی رشی مُنی ثابت کرسکتے ہیں کہ جس نے تمہاری گردن سے غلامی کا جوآ اور لعنت کا طوق ایک دن کے لئے بھی اُتارا ہو؟ ذرا شرم کریں اور وید کے اوس پرمان کو پڑہیں کہ جس میں ست دھرم کی سدا جے لکھی ہے اور پھر اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھیں کہ آریہ سماج کتنے ہزار برسوں سے نیست نابود رہی اور اب اگر کوئی آریہ سماجی خال خال کسی کسی گلی محلہ میں پایا جاتا ہے تو وہی ہندوؤں کے لباس و فیشن کی ٹٹی کی آڑ میں۔ یہ آریہ دہرم ہی کی خوبی ہے کہ جن ہندوؤں کے ہاں پرورش پائی اُنہی کی جڑھ بنیاد اندر ہی اندر کھود رہے ہیں۔ پیغمبروں نے بیشک جنگ و جدال کئے ہیں۔ مگر کیا بزدل آریوں کیطرح چھپکر؟ زمانہ شاہد ہے کہ پیغمبروں نے اپنی نہایت ہی غریبی اور ظاہر کمزوری کی حالت میں بادشاہوں کے دربار میں خود کھڑے ہوکر اُنکو دہتکارین بتلائیں۔ ڈانٹا۔ بیٹا اور تختہ تاراج کردیا۔ پھر یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ ثابت کریں کہ فلاں نبی اللہ فلاں بادشاہ کی خود کو رعیت قرار دیکر اُسکا مخالف یا باغی بن گیا۔ یہ بھی ایک زبردست اور روشن دلیل آریہ سماج کی جھوٹا ہونے کی ہے کہ وہ کُل نبیوں پر بغاوت کا کھوٹا اعتقاد رکھتی ہے÷

مسافر۔ آدم نے صریحاً عدول حکمی خدا کی جو باوجود ممانعت کے گیہوں کھالیا۔ یہ سرکشی و بغاوت نہیں تو کیا ہے؟

رہبر۔ یہ سوال بھی آپ نے شیطان والا ہی کیا ہے جس سے تمہارا اور شیطان ہر دو کا آریہ ہونا ثابت ہے۔ مگر آپ نے اگر قرآن شریف سے آدم کا اس بارے میں جواب دعوے میں اقبالنامہ اپنے قصور کا پیش کرکے معافی کی درخواست پڑھی ہوئی ہوتی تو آپکو کچھ ہدایت ہوتی کہ کس طرح اُس نے دربار الٰہی میں حاضر ہوتے ہی پہلے ہی سوال کے جواب میں دست بستہ ہو کر کہدیا۔ کہ "اے پروردگار! مجھ میں بھول چوک موجود ہے۔ لہذا میں ہر طرح سے مجسم قصوروار ہی ہوں اور ہر وقت و ہر لحظہ آپکی مہربانی کرپا اور دیا کا محتاج ہوں۔ بیشک میں گنہگار ہوں اور مجھسے ضرور گناہ ہوتا بھی رہیگا۔ اسی واسطے بینتی سے یہی آشا رکھتا ہوں کہ مجھپر ہر آن بخشش و مغفرت کا سایہ ہمیشہ کے لئے ہو جانا چاہئے" اب اگر حیا ہے تو فرمائیے! کہ اس سے آدم کی سرکشی اور بغاوت کا تو گمان تک (سوائے شیطان کے) بھی نہیں پایا جاتا۔ یہی قانون قدرت ہر تختے پر جاری ہے۔ مگر کیا آپ یا آپکے بھائی آریوں پر جب سڈیشن کیس چلتا ہے تو وہ ایسے ہی معافی نامہ پیش کیا کرتے ہیں؟ یادداشت تک گورنمنٹ کا قصور اور خود کو بے قصور ثابت کرتے کرتے سزا بھی بھگت بیٹھے ہیں کس کس کو سرکار کی طرف سے معافی مانگنے پر نہیں چھوڑا گیا؟ حق یہی ہے کہ باغی کا دل کبھی بھی معافی نہیں مانگ سکتا۔ اور معافی نہ مانگنا اور توبہ کا نہ کرنا ہی آریہ گرنتھوں کی تعلیم ہے۔ تو پھر اگر آریوں کی گھٹی میں بغاوت مانی جاوے تو کونسی بیجا بات ہے؟ واقعی آریہ سماج تو نادی باغی ہے

مسافر۔ کیا باغی کے سر پر سینگ ہوا کرتے ہیں؟

رہبر۔ سینگ تو نہیں فقط آریہ گرنتھوں کی تعلیم اُس کے دل میں ڈالی جاتی ہے۔ ذرا ملاحظہ فرماویں اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کا چھٹا سملاس دفعہ ۲ رگوید منڈل ۳۔ ایشور (آریوں کو) حکم کرتا ہے کہ بادشاہ اور رعایا باہم مشورت کرکے اور رعایا کے ساتھ باہم ملکر رہنے کی شکل میں جن امور میں کہ رعایا کو راحت حاصل ہوسکے اور اُس کی عزت و صنعت بڑھے تین قسم کی سبھا یا سماجیں قائم کرنی چاہئے۔ ودیا آریہ سماج۔ دہرم آریہ سماج اور راج آریہ سماج۔ انمیں ہر طرح کے لوگ جو محض اپنے ہی ملک کے ہوں اُنکو ہر طرح کے علم۔ آزادی اور مذہبی جوش کی بہتر تربیت و دولت کے ساتھ مالامال کیا جاوے" اصل مطلب یہ ہے کہ بادشاہ کی اکیلے وجود کو بادشاہی کے اختیارات ہرگز نہ حاصل ہونے دئیے جائیں۔ کیونکہ بادشاہ پارلیمنٹ (پنچائیت) کا

افسر ہی رہ سکتا ہے۔ پنچائت کا وہ محتاج رہے اور پنچائت (برائے نام) بادشاہ کی محتاج سمجھی جاوے۔ تاکہ راجہ اور پنچائت پرجہ (رعایا) کے دست نگر رہیں اور رعایا پنچائت اور راجہ کی محتاج سمجھی جاوے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ کروگے تو اسکا انجام بدیہ ہوگا کہ اگر راج آریا سبھا رعایا سے بے پرواہ رہی تو وہ بے شک بادشاہی کے انتظام کا دخل پاکر رعایا کو برباد کرتی رہیگی اور ویسے ہی اکیلا بادشاہ بے پرواہ یا کل اختیارات کی بدمستی میں آکر رعایا کو تباہ کردیا کرتا ہی بلکہ ایسا راجہ پرجہ کو کھاتا چلا جایا کرتا ہے اس لئے بادشاہی کے کل اختیارات فقط ایک اکیلے ہی آدمی کو ہرگز نہ دیدینے چاہئیں۔ کیونکہ جس طرح سے شیر یا درندے موٹے تازے اور خوبصورت جانوروںکو مار کر کھا جاتے ہیں۔ اسی طرح کل اختیارات والے راجا پرجا کو نابود کردیتے ہیں۔ حتی الوسع کبھی ترقی نہیں کرنے دیتے۔ دولتمندوں کو لوٹ کھسوٹ کر ظلم کیساتھ ٹیکس لگاکر اپنی ذاتی حرص کو پورا کیا کرتے ہیں۔ پس اے انسانو! جسکو سب پسند کریں اسی کو پنچائت کا پتی تمہیں بنانا چاہئے۔" اب بتلائیے کہ موجودہ وقت میں اس تعلیم کے مطابق جبکہ آریہ سماج کو راج کے مقابلہ کوئی بھی حقوق حاصل نہیں تو موجودہ سلطنت کو برباد کرکے حکومت و بادشاہی کو اپنے آریہ سماج کے ماتحت کرنا جب آپکا دہرم ہے تو ایسے اپنے دہرم کو آپ پورا کرینگے یا ہم؟ اگر آپ آریہ ہیں اور اس ویدی تعلیم پر آپکا نیم دہرم (ایمان کامل) ہے تو آپکے بغاوت کرنے میں کس کو کلام ہوسکتا ہے؟ یہ ہے وہ ایک سینگ جو باغی کے سر پر نہیں بلکہ تعلیمی گھٹی کے ذریعہ آریوں کے دل میں گھسا ہوا ہے۔ آپ مزید برآں یہ نہ سمجھیں کہ آپ کے اس ایک ہی سینگ سے ہم واقف ہیں بلکہ بارہ سینگوں کی طرح ہمکو آپکے بہت سے سینگوں کا علم و تجربہ ہے۔ آپکی فرمائش پر وہ سب اکھاڑ دکھائے جائینگے مگر آپ لنڈے بیل ہی کی طرح نہ رہجاویں اس لئے آپ کا ایک اور دوسرا فرادت کا سینگ بھی دکھلا دیا جاتا ہے جس سے سب کو معلوم ہو جاوے کہ آپ آریہ ہوکر کسی صورت آرام سے نچلے نہیں بیٹھ سکتے۔ چنانچہ بغاوت بھرا چھٹا سملاس مذکورہ بالا کی دفعہ ۳۵ ملاحظہ ہو۔ جیسے بگلا گھات لگائے ہوئے مچھلی کے پکڑنے کو ایک چرن پر دھیان لگائے رہتا ہے۔ اسی طرح سے اپنے دلی (پولیٹکل) جذبات کو پورا کرنے کی خاطر (ہر ایک آریہ پتر) گھات میں لگا رہے کہ دولت وغیرہ ہتھیاروں اور طاقت کو بڑھا کر دشمن (یعنی مسلمانوں اور انگریزوں) کو شکست

دینے کی خاطر شیر کی طرح اپنے زور کو استعمال میں لاؤ۔ اور چیتے کی مثال اپنے دوتی کو چھپکر پکڑلو۔ اور سر پر پہونچے ہوئے زور آور دشمن (مسلمانوں) سے خرگوش کی مانند دور بھاگ جاؤ۔ زاں بعد اُن (انگریزوں) کو دغا فریب سے قابو میں لاکر پکڑلو" یہ ہے آپکی دوسرے سینگ کی ایک چھوٹی سی شاخ۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ آپ کبھی بھی نچلے نہیں بیٹھے رہتے بلکہ بگلے کی طرح ہمیشہ گھات میں بیٹھے ہیں۔ اور اسی تعلیم کا اثر تھا کہ آپ کی سماج لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ کی گرفتاری پر جھٹ خرگوش کی طرح بھاگ گئے تھے اور جھٹ انکے آریہ ہونے سے بھی انکار کردیا تھا مگر ابھی آپ کے شیر یا چیتا بننے کی باری ہے۔ جسپر آپ یاد رکھیں کہ آپ کو ضرور ہم بھی لاہور کے چڑیا گھر کے پنجروں میں داخل کرہی چھوڑینگے۔ بعض متعصب آریہ ہمکو اپنا گھر کا بھیدی سمجھکر یا تو ہمارے ترجمہ کو غلط کہدیا کرتے ہیں۔ یا چیتے کی طرح تاویلات کی آڑ میں لاکریوں بیان کرتے ہیں کہ یہ حکم راجا کے واسطے ہی ہے مگر انہیں معلوم رہے کہ راجوں کا کام لڑائی کرنا نہیں بلکہ یہ آپ جیسے سپاہیوں کو قواعد کے طریقے غریب رعایا کے لوٹنے کو سکھائے گئے ہیں۔ اور راجہ یا بادشاہ کی خدمت جو آریہ سماج یوں تمہیں تعلیم کرتا ہے۔ کہ اگر تمہارے خیال میں اے آریو! راجا بے وقوفی سے یا جان بوجھکر غفلت سے پرجا کو غریب بنائے (تو تم) ابتدا ہی سے اُسے راج یا سلطنت سے محروم کرکے مع رشتہ داروں کے اسکو نیست و نابود کردو۔" اور اب یہی بھوت ملک کے آریہ سماج کے سر پر سوار ہے۔ مہاشے جی! دیکھا آپ نے بغاوتی سینگوں کو۔ یوں ہوتی ہیں باغیوں کے سر پر سینگ!

مسافر۔ پس جس طرح کہ آدم ابو الانبیاء اسلام تھا اسی طرح باغیوں کا بھی وہی مورث اعلی تھا جسکی نسل میں محمدی لوگ ہیں۔

رہبر۔ دیکھئے! اب آپ نے صاف مان لیا ہے کہ محمدی لوگ ہی آدم کی اولاد سے ہیں اور آپ آدم کی اولاد سے نہیں۔ لہذا تمنے خود اب مان لیا کہ ضرور ضرور تم شیطان کی اولاد ہو اسلئے تم ہی شیطان ہو۔ اور یہ خیال بھی آپنے یہاں پر شیطان کا ہی نقل کیا ہے۔ سو آپ کو معلوم رہے کہ آدم خود دنیا کا بادشاہ تھا۔ اسپر کسی غیر کی دنیا میں بادشاہی نہ تھی اور جس طرح سے آدم سے آریہ شیطان کا سر کوٹتا۔ اسی طرح سے اسکی اولاد کے کل نبیوں نے بھی فرعون۔ ہامان۔ نمرود۔ شداد۔ قارون وغیرہ

کُل آریہ بادشاہوں کے سر کوٹے اور ویدوں کی برکت سے آپ ہم سے اناڑی مار کھانے والے ہیں اور باغی ہیں ٭

مسافر۔ کیا یہ بھی جھوٹ ہے کہ خلفاء ثلاثہ کے قاتلین مسلمان نہ تھے۔ وہ کافر نہ تھے۔ مشرک نہ تھے۔ مرتد نہ تھے۔ کلمہ گو مسلمان تھے"

رہبر۔ خلفاء ثلاثہ یا ہر سہ اسلامی راجوں کے مُسلمان قاتلین کی مثال دیکر کُل قوم اور محمدی لوگوں پر بغاوت کا ہمیشہ کیلئے الزام لگانا محض آپکا بیجا تعصب و بے لیاقتی اور عمداً جان بوجھکر جھوٹ بولنے کو ثابت کرتا ہے۔ اور جملہ اہل اسلام آپ کے درپردہ شیعہ یار کی یاری کے قائل ہیں۔ مگر آپ ہمکو یہ تبلاؤ کہ جب آپ خود قرآن شریف کی آیت لکھ چکے ہو کہ قرآن شریف نے مومنوں پر خلیفہ وقت کی اطاعت فرض کردی ہے مگر اب کس منہ سے تم خلفاء ثلاثہ کے قاتلین کو مسلمان قرار دیکر محمدی مذہب و قوم پر بغاوت کا کلیہ قاعدہ جاری کر رہے ہو؟ یہی وجہ ہے کہ جملہ آریہ سماج کی تعلیم میں تعصب اور عمداً جان بوجھکر جھوٹ بولنے کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا دنیا مانتی ہے۔ کیا قاتلین خلفاء ثلاثہ کو خلفاء کے قتل کرنے سے مسلمانوں نے اپنا بادشاہ یا خلیفہ مان لیا تھا یا کیا موافق اسلام کے اُنپر سزا کا حکم جاری نہیں کیا گیا تھا؟ پھر جب قاتلین کو جملہ اہل اسلام نے مطابق اسلام کے کیفر کردار کو پہونچا دیا تو پھر آپ کیسے جملہ مُسلمانوں پر بغاوت کا الزام لگانے کیلئے موٹے ...... بن بیٹھے۔ یہ آپ نے اب بغاوت کی نئی تشریح کی کہ ایک بھائی اگر اپنے دوسرے بھائی کو مار ڈالے تو وہ ساری قوم جتنی پہلے گذر چکی۔ موجودہ یا آئندہ جتنی دنیا میں پیدا ہونے والی ہو وہ سب باغی۔ افسوس ہے ایسے شخص کے اُس مذہب پر جسکی نابکار تعلیم سے ایسے متعصب اور عمداً جھوٹ بولنے والے پیدا ہوئے ہیں۔

مسافر۔ کوئی مسلمان اس سے منکر نہیں ہوسکتا کہ عائشہ و علی و معاویہ کی جنگوں کو اسلام سے کوئی تعلق نہ تھا۔

رہبر۔ بالکل غلط کوئی ایک فرد بشر امت محمدیہ کا عائشہ و علی و معاویہ وغیرہ وغیرہ مُسلمان کُل بادشاہوں کے آپس کے جنگوں کو دین اسلام کے ساتھ مطلق کوئی تعلق نہیں مانتا۔ ہاں آریہ سماج کا ضرور بغاوت پھیلانا اور اپنے بادشاہوں کو مع اُنکی رشتہ داروں کے نیست و نابود کرنا۔ اور

جسکو پسند کریں اُسکو تخت پر بٹھلا دینے کو ہم آریہ گرنتھوں سے ثابت کرچکے ہیں اور ممکن بلکہ اغلب ہے کہ آریوں نے ہی مطابق اپنی مذہبی تعلیم کے بگلا بھگت خود کو مسلمان پیرایہ میں ظاہر کر کے خلفاء ثلاثہ کو قتل کیا اور ان جنگوں کے بانی مبانی ہوئے ہوں کیونکہ دین اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ وَیر کمانا آریہ گرنتھوں کی ہی تعلیم کا بُرا نتیجہ ہے جو ہم رات دن تجربہ کر رہے ہیں۔

مسافر۔ جو فہرست باغیان اسلام ہمنے رسالہ نومبر میں درج کی ہے۔ افسوس ہے کہ کوئی تردید اُس کے معترض نے نہیں کی اور وہ تردید کر ہی کیا سکتا تھا۔ ایسا متعصب و جاہل مسلمانوں میں سوائے معترض کے اور کون تھا جو عائشہ و علی و معاویہ و امام حسین کو مُسلمان نہ سمجھتا۔

رہبر۔ جو فہرست اسلام تمنے ہمکو لکھکر اپنا اور اپنے یار شیعہ کا اعمالنامہ سیاہ کر کے اُنہیں باغیان اسلام قرار دیا اُسپر مسلمانوں کا بچہ بچہ تمہاری بیوقوفی پر ہنس رہا ہے۔ اور چونکہ اسلام پر بیجا حملہ کرنیکا تمکو ایک خبط یا نہ وحش ہے اس لئے تمہیں ہرگز یہ بھی نہیں سُوجھتا کہ تم کیا لکھ رہے ہو۔ یا منہ سے کیا کچھ بے سروپا ہانک رہے ہو۔ باغیانِ اسلام تو وہ آریہ ہی ہوسکتے ہیں کہ جنکے سر پر اسلام کی مخالفت کا بھوت سوار ہے۔ پھر کیا جن لوگوں کو تم نے باغیانِ اسلام لکھا ہے وہ دین اسلام کے قرآن۔ نماز روزہ۔ حج زکوٰۃ وغیرہ احکام کے ساتھ بغاوت رکھتے تھے؟ یا آپس کے جھگڑے میں مبتلا تھے۔ اب جو آپ کے لالہ منشی رام کی لاہور آریہ پرتی ندہی سبھا ڈاکٹر چرنجی بہار کی معرفت قلعی کھلنا اور اُنپر جرح کدح کرنے کی اجازت منشی رام سے طلب کر رہے ہیں۔ پھر کیا ہم دونوں کو آپکے ویدوں کا باغی قرار دے سکتے ہیں۔ لاہور آریہ سماج سے ہٹکر کئی ٹکڑوں میں ہو رہے ہیں پھر کیا یہ سب باغیان آریہ سماج ہیں۔ کیا جبکہ علانیہ آریہ اخبارات میں لالہ لاجپت رائے واجیت سنگھ کی گرفتاری پر اُنہیں آریہ سماج سے (بگلا بھگت) خارج خارج پکار رہے تھے کیا وہ باغیان آریہ سماج تھے؟ سچ ہے ؎ شرم چہ کتی ست کہ پیش آریہ ہا دران بیاید۔ مہاشے جی آپکی بہادری تب تھی کہ جب کم از کم دنیا کی تواریخ میں سے اتنا بھی ثابت کر دیتے کہ فلاں غیر مذہب و قوم یا ملک میں رہنے والے مسلمانوں نے فلانے غیر مذہب کے بادشاہ کی بغاوت کی ورنہ چاہو تو ڈوب مرو کہ تمام گیارہواں سملاس ستیارتھ پرکاش کا آریا ورت کے راجاؤں کے آپس میں ایک دوسرے کے کشت و خون سے بھرا پڑا ہے اور یہ تمام آریہ اور اُنکے راجا محض اس لئے ضرور

باغی آریہ کہلانے کے حقدار ہیں کہ انہوں نے فقط مذکورہ بالا آریہ ویدوں کی مفسد تعلیم سے دنیا میں فساد پیدا کیا اور اپنی جملہ قوم کو نیست ونابود کر گئے۔ ہمنے تمہیں محض ایک پاگل تصور کر کے اس فضول ولغو ویاوہ گوئی کی تردید کو عمداً ترک کر دیا مگر آپ نے "میاں والا حیاء کرے اور میں جیا باغی اُلٹا یہ سمجھے کہ وہ مجھ سے ڈر گیا" والا معاملہ کیا۔ یا شائد اہل اسلام سے بقولیکہ ؎

کیا تیری تیغوں میں ہے نہر چمن کا پانی؟ ✤ جب بہار آتی ہے یاں زخم ہرا ہوتا ہے

کچھ لہو کا فضیحتی کرانے کو جیند یا کھجلاتی رہتی ہے کہ جب ذراسی تردید میں دیر ہوگئی تو آپ لکھنے لگ گئے "افسوس ہے کسی نے ہماری تردید نہ کی" آپ کو معلوم رہے کہ ہماری قوم آپ کی طرح گھاس کھانے والی نہیں اور نہ بگلا بننے کی اسلام تعلیم کرتا ہے۔ اس لئے ہمارے ہاں قاعدہ ہے کہ جب کوئی شخص سلطنت کا نیا دعویدار اُٹھے اور آپ کی طرح سیدھی طرح سے وعظ ونصیحت کرنے سے سیدھا نہ ہو تو پھر ظاہری فیصلہ تلوار ہی ہے بقول جیسے دیوے ہو لئے۔ ہم خرگوش بننا اور بنانا محض ہیجڑوں اور نامردوں کی کارستانی جانتے ہیں۔ ہم میں بگلا بنکر گھات لگانا محض بدذاتوں اور بزدلوں کی کرتوت مانی جاتی ہے۔ اور چیا بنکے چھپنا اور دوسروں کو چھکروار کرنے کی تعلیم دینے والا ہر دو لعنتی اور اوّل درجہ کے منافق ہیں۔ ہمارے اسلام میں دغا فریب کر کے پکڑنا محض بے ایمانی اور کفر ہے اور ایسے مذہب اور اس کی ایسی گندی تعلیم پر اہل اسلام کا بچہ بچہ دس دس ہزار لعنت صبح شام بھیجتا ہے اور ایسی ناکارہ بزدلی سکھلانے والی تعلیم کو ہمارے گو اٹھانے والے بھی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مہاشے جی! اتنی بھی تمہیں عقل نہیں کہ ابھی تو یہ لکھ چکے ہو کہ "آدم سے لیکر محمد صاحب تک کُل نبی اہل اسلام اسلام میں شامل سمجھتے ہیں" اُس سے صاف ثابت ہے کہ عیسائیت بھی ہماری ہی اسلام کی شاخ ہے۔ پھر اہل اسلام اور عیسائیوں کی ہر دو اقوام جب اہل اسلام میں شامل ہیں تو پھر تمہیں بتلاؤ کہ ہم عیسائیوں کے باغی کیوں ہونگے؟

مسافر۔ پنڈت لیکھرام کا قاتل ایک مسلمان اور سوامی جی کو جس نے زہر دیا وہ بھی ایک مسلمان ڈاکٹر تھا ✤

رہبر۔ اگر مسلمانوں نے ان دونوں کو مارا تھا اور آپ سچ لکھ رہے ہیں تو کیوں عدالت میں چارہ جوئی نہ کی اور ثابت کر کے اُنکو سزا نہ دلوائی؟ شائد یہ بھی آریہ گرنتھوں کی تعلیم ہوگی

کہ جب تمہارا کوئی مرجاوے تو جسکو تمہارا جی چاہے الزام لگا دیا کرو۔ مہاشے جی! بھلا آپ کو یہ بات سن پڑھکر کب شرم آنے لگی کہ لیکھرام اور دیانند کے مارنے کا پچاس ہزار دفعہ سے بھی زیادہ بار تو آپ کے آریہ بیچارے سناتن دھرمیوں کو مجرم بنا چکے ہیں۔ پھر جب مسلمانوں سے اڑا لگاتے ہو تو تب مسلمانوں کو کہدیتے ہو کہ تمنے مارا۔ حالانکہ اگر قسم بخدا آپ یہ ثابت کر دیویں کہ لیکھرام اور دیانند کو مسلمانوں نے ہی مارا تھا تو ہم آپکا منہ مٹھائی سے بھر دیں اور دس ہزار آفرین مسلمانوں کے ایمان پر کریں۔ مگر افسوس کہ آپ تو ثابت کرتے وقت خرگوش کی طرح بھاگ جاتے ہیں۔ کیا سرکاری پولیس کو ہم آپ کی طرف توجہ دلائیں آپ ثبوت دینے کو طیار ہیں؟ یا ویدی تعلیم سے آپ نرے بگلا ہی ابتک بنے بیٹھے ہیں ✤

مسافر۔ کسی آریہ نے ان دونوں کو زہر نہیں دیا۔ جو بغاوت کا الزام آریوں پر ثابت ہوتا ✤

رہبر۔ یہ محض بکواس ہے جبکہ ہمارے سامنے آریہ ممبروں نے ہی لالہ لاجپت رائے واجیت سنگھ کو گرفتار کروایا۔ اور گرفتار ہو جانے پر انکو علانیہ آریہ سماج سے منحرف یعنی باغی قرار دیا گیا۔ لیکھرام اور دیانند کی رکھوالی وحفاظت کی طرف آریہ سماج کبھی توجہ تک نہ کی جس سے صاف ثابت ہے کہ آریہ سماج نے خود لیکھرام ودیانند کو مروایا۔ حالانکہ کُل آریہ سماج لاہور اس بات کو مانتی ہے ایک شخص مسلمان لیکھرام کے ساتھ آریہ بننے کو آیا تھا۔ پھر آپکو یہ کہتے ہوئے شرم نہیں آتی کہ وہ مسلمان تھا بلکہ یوں نہیں کہتے کہ آریہ گرنتھوں کی تعلیم اسقدر زہریلی ہے کہ جب کوئی اسکو قبول کرنے کی دہار بھی لیتا ہے تو وہ آریہ بننے سے پہلے ہی اپنے شدھ کرنے والے کی جان کا دشمن ہو جاتا ہے جیسا کہ لیکھرام جی نے شدھی کا تجربہ دکھلایا ہے ایسا ہی جس نے سوامی کو زہر دی وہ بھی ضرور آریہ ہی ہونا چاہئے کیونکہ زہر دینا فقط ایک ایسے ہی شخص کا کام ہے کہ جو آریہ گرنتھوں کی تعلیم کے مطابق بگلا ہی بنا ہو ورنہ کیا وجہ ہے کہ جب آپ سب لوگ اسلام میں جہاد کی تعلیم (یعنی کافر کو علانیہ مار کر بہشت حاصل کرنا) کے قائل ہیں تو پھر کسی مسلمان کو بجائے بہشت لینے کے بگلا بننے کی کیا ضرورت پڑی تھی۔ ہمارے ہاں تو بگلوں کے لئے بہشت نہیں لکھا ہوا بس صاف ثابت ہے کہ لیکھرام ودیانند کے قاتل آریہ ہی تھے ✤

مسافر۔ خلفائے ثلاثہ کے قاتل مسلمان تھے۔ اور سوامی جی اور لیکھرام کے مارنے والے

بھی حضرات مؤمنین ہی تھے جنکی سرشت میں بغاوت موجود ہے۔

رہبر۔ خلفائے ثلاثہ کے قاتل مسلمان آریوں کی طرح چیتا اور بگلا نہیں بنے تھے۔ اور نہ خرگوش کی طرح بھاگ گئے تھے مگر لیکھرام و دیانند کے قاتل چیتے بھی بنے اور خرگوش کی طرح بھاگ بھی گئے اس لئے وہ آریہ گرنتھوں کے تعلیم یافتہ آریہ ہی تھے۔ سوامی دیانند اور لیکھرام ظاہر ہے کہ کوئی بادشاہ نہ تھے۔ پھر اُنکی مارنے والے کسی قانون کے باغی کیونکر ہو سکتے ہیں۔ یوں ہی بکواس سے کیا حاصل۔ حق تو یہ ہے ؎

جسقدر دعوے مسافر کا تھا باطل ہو گیا ٭ بکر کر جوتا مسلمان جب مقابل ہو گیا

آپ نے اپنے اس رسالہ ماہ جولائی کے صفحہ ۱۳ پر المجدد لاہور کے مضمون "کیا اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے" کا ایک فضول و پُر از گندہ گفتار۔ منہ پھٹ، زبان درازی سے جواب لکھتے ہوئے دین اسلام کے مخالف زہر اُگلتے ہوئے لکھا ہے "نصاریٰ سخت بے غیرت ہیں جو اسکا انتقام ترکوں سے نہیں لیتے۔ علیٰ ہذا القیاس سکھ۔ مرہٹہ۔ جاٹ بے شرم ہیں جنہوں نے قابو پاکر اسلام کا قلع قمع ہندوستان سے نہیں کر دیا۔ اگر یہ بھی اسلامی ہتھیاروں سے کام لیتے تو آج اسلام کی ہڈیاں پسلیاں ہی نظر آتیں" اب اوّل تو آپ یہ بتلائیے کہ جس آریہ تعلیم نے آپکو برخلاف اسلام کے ایسے بزدلانہ حملہ کر کے غیر اقوام کو اسلام کے برخلاف بُری ترغیب دینے کی کمینی حرکت سکھلائی ہے اُسمیں خود تمہاری اپنے نیم دھرم و فطرت یا حقیقی گھٹی میں مذہب اسلام کی نسبت کسقدر بغاوت بھری ہوئی ہوگی۔ ازاں بعد آپ یہ تو فرمائیے کہ جہاں آپ غیر اقوام کو بے شرم اور بے غیرت مان رہے ہیں وہاں کیا آپ کچھ اپنی چارپائی کے نیچے بھی ڈنگوری پھیر کر دیکھیں گے کہ تم نے ابتدا سے لیکر آجتک اسلام کے مقابلہ پر (سوائے بگلا بننے کے اور خرگوش کی طرح جھٹ بھاگ جانے کے) کیا بہادری کر دکھلائی ہے۔ پھر کیا آپ جیسے بیشرم اور بے غیرت قوم دشمن اسلام کا کیا حق ہے اوروں کو بے شرم اور بے غیرت بنانے کا۔ پھر کیا یہی تمہاری ویدی شانتی پھیلانے اور دنیا میں امن قائم کرنے کی تعلیم ہے۔ کہ جس سے تم علانیہ مسلمانوں کے مخالف انگریزوں۔ سکھوں۔ جاٹ اور مرہٹہ قوم کو لڑائی کے لئے عمداً جھوٹ بولکر برانگیختہ کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ اسے ملک کی تمام قوموں! پھر کیا اس سے ثابت نہیں کہ آریہ سماج کی گھٹی میں بغاوت۔ فتنہ۔ فساد اور ملک میں بد امنی

پھیلانا ہے اور آریہ سماج اسلام کی ایک خصوصاً ایسی ہی کھلی دشمن ہے جیساکہ شیطان الرجیم اور ہر مسلمان کو آریوں سے چوکنا رہنا فرض عین ہے۔ (محمد ابراہیم وکیل اسلام از لاہور محلہ سادھواں)

تناسخ اور اُس کی نتائج ٭

(مرقومہ یکے از انصار دین الٰہی)

ہمارے دیانندی دوست تناسخ کا لازمی نتیجہ اور اصلی منشاء مخلوقات کی شدھی[1] و اصلاح (یعنی سدھار) بتایا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ویدک پرمیشور بدی اور ظلم کو بہت ہی ناپسند کرتا ہے۔ مگر فی الحقیقت تناسخ سے یہ نتیجہ ہرگز مشاہدہ میں نہیں آتا (اور تناسخ کی وجہ سے ویدک پرمیشور برائی اور ظلم کے الزام سے کسی طرح بھی نہیں چھوٹ سکتا) بلکہ اسکی خلاف دیکھا جاتا ہے۔

دیانندیو! ویدک پرمیشور بدی اور ظلم کو تو بقول تمہارے بہت ہی ناپسند کرتا ہے مگر باوجود اسکے بھی تمہارا ویدک پرمیشور انسانی ارواح کو حیوانوں کے قالب میں ڈالکر اُن سے طرح طرح کی بدیاں اور انواع و اقسام کی برائیاں کراتا ہے۔ انسانی رُوحیں حیوانی قالب میں آکر۔ ماں بہن۔ بیٹی۔ پوتی وغیرہ محرمات کے درمیان بھی تمیز نہیں کرتیں۔ اور جس کے شکم سے پیدا ہوتی ہیں جوان ہوکر ہوکر اُسی پر سوار ہوتی ہیں یعنی جی کھولکر اُن سے اپنی نفسانی شہوت۔ علانیہ۔ کھلم کھلا ہزاروں کے بیچ بر سر سڑک شرم و حیا کو بالائے طاق رکھکر بخوبی پوری کرتی ہیں اور شیر۔ بھیڑیئے ریچھ۔ شہباز۔ مچھلی وغیرہ درندے اور پرندے اور دریائی گوشت خوار جانوروں کے قالبوں میں آکر ہزاروں اپنے بے گناہ بھوگ جونی بھائیوں یعنی دوسرے حیوانوں کو مار کر اُنکا گوشت بیدریغ چٹ کر جاتی ہیں۔ چیل۔ کوّوں کے جنم میں پیدا ہوکر چیزوں کو اُچک لیتی ہیں۔ کتّے۔ سُور اور گائے کی جون میں پیدا ہوکر پلیدی کھاتی ہیں۔ سانپ۔ بچھو۔ کھٹمل۔ جوں۔ چیلر وغیرہ کی جنم میں آکر بڑے بڑے سنیاسی۔ مہا سنیاسی بلکہ نجات سے واپس شدہ مہرشی انسان کو بھی تکلیف پہونچاتی ہیں۔ الغرض چوری۔ بدکاری۔ مکر و فریب۔ جان مارنا۔ ایذا پہونچانا

[1] رسالہ آریہ مسافر جلد ۶ نمبر ۲ صفحہ ۹۶ سطر ۱۵۔ (عبد اللہ) ۱۲

اور انواع و اقسام کی بُرائیوں میں سے کوئی بھی ایسی بُرائی نہیں جو انسانی رُوحیں حیوانی جون میں آکر نہایت ہی بیباکی اور بہت ہی بے حیائی کے ساتھ نہ کرتی ہوں +

سماجی مترو! اگر اس سے بھی زیادہ واضح طور پر سُننا چاہو۔ تو اس کو ایک واضح مثال سے سمجھو۔ مثلاً ایک انسانی رُوح نے ایسے پاپ والے کام کو کیا جسکی سزا میں ویدک احکام کے بموجب مرنے کے بعد وہ شیر وغیرہ درندوں میں سے کسی قالب میں اپنی انسانی جون کے پاپ بھگتنے کے لئے قید کئے گئے۔ اب یہ انسانی رُوح شیر کی جون میں آکر جس کے شکم سے پیدا ہوئی اُس پر اور نیز دوسرے محرمات پر اپنی مستی وقت بے وقت جھاڑنے لگی۔ اور اور انسان و حیوان کو روزانہ مار کر کھانا شروع کیا۔ کیونکہ ویدک پرمیشور نے شیر وغیرہ گوشت خوار جانوروں کے لئے فطرتی[له] غذا گوشت کے سوا کسی دوسری چیز کو مقرر ہی نہیں کیا ہے۔ پس وہ رُوح جس قدر پاپ قیدخانہ سے باہر یعنی انسانی جون میں کیا کرتی تھی اُس سے ہزار حصہ زیادہ شیر وغیرہ جانداروں کی جونوں میں آکر کرنے لگی۔ ویدک پرمیشور بھی اُس کے ظلم و ستم اور بے رحمی کی ایک ذرہ برابر انسداد نہیں کر سکتا۔ بلکہ اگر تھوڑا غور و تامل کوئی شخص کام میں لاوے۔ اور تھوڑی دیر کے لئے تعصب کو بالائے طاق رکھدے تو وہ یقیناً سمجھ لیگا کہ یہ تمام بُرائیاں جو شیر وغیرہ جانوروں کی جون میں قید شدہ روح سے واقع ہوتی ہیں اُنکا اصلی سرچشمہ اور حقیقی سوتا ویدک پرمیشور ہی ہے اور شیر وغیرہ شکاری اور گوشت خوار حیوان کے قالب میں جب وہ انسانی رُوح کو اس کے خاص کرم (یعنی کام) کی وجہ سے ڈالتا ہے۔ تو اُس کے لئے لازم ہو جاتا ہے کہ اُس کی غذا کے لئے بہت سے انسانوں سے ایسے ایسے کام کرائے جسکی وجہ سے اُنکی رُوحیں ہرن وغیرہ حیوان کی جون میں آئیں اور اُس کے لئے غذا بنیں۔ اور ہرن وغیرہ بھی دو ایک نہیں بلکہ اس تعداد میں جو کہ شیر وغیرہ گوشت خوار جانوروں کی عمر بھر کو کافی ہوں۔ علیٰ ہذا القیاس ویدک پرمیشور گوشت خوار حیوانوں کے ہر ایک قسم کے ہر ایک فرد کے لئے سیکڑوں بلکہ ہزاروں انسانی ارواح سے ایسے ایسے پاپ کرانے پر مجبور ہوتا ہے کہ اُس کے مناسب حیوان پیدا کر کے اُنکی غذا بنائے۔ اس صورت میں ویدک پرمیشور کا انسانی ارواح سے ضرورۃً

[له] دیکھو ستیارتھ پرکاش ب۱۱ ص۲۹۸ (عبداللہ) +

پاپ والے کرموں کا بالجبر کرانا ثابت ہوتا ہے۔ اور جبکہ ویدک پرمیشور نے بوجہ اپنی ضرورت کے انسانوں سے پاپ والے کام کو کرا کر شیر وغیرہ سے قتل کرایا تو انسانی ارواح کی سزا یعنے اُن کو جانوروں کے قالبوں میں ڈالنا اُن پر بڑا ہی ظلم اور بے انتہا ستم ہوگا۔ اس صورت میں تناسخ کی بنیاد صریح بے انصافی پر مبنی ہوتی ہے جس کی بنا رہا ہے دیانندی دوست شدھی و اصلاح یہ کہا کرتے ہیں۔ بہرحال اگر ویدک پرمیشور انسانی ارواح کو شیر وغیرہ درندوں کی جونوں میں نہ پیدا کرتا تو روزانہ اس قدر جانوروں اور آدمیوں کا خون ہرگز نہ ہوا کرتا۔

کیا ان ارواح کے سزا دینے کے لئے اور دوسرے غیر آزار جانوروں کی جونیں نہیں تھیں اگر ویدک پرمیشور خواہ مخواہ پاپی انسانوں کو جانوروں ہی کے قالب میں سزا دینا چاہتا تھا تو دوسرے غیر آزار جانوروں کے قالب میں سزا دے دیتا۔ یہ کیا اندھیر کرتا ہے کہ اُن کو بار بار ایسا جنم دیتا ہے کہ جس جنم میں وہ آکر اپنی نفسانی شہوات کو بغیر حجاب کے بیدریغ اپنے محرمات کے ساتھ پوری کیا کرتے ہیں۔ اور جس کام (یعنے ماں بہن وغیرہ محرمات یا ناجائز مستورات کے ساتھ ہم بستری وغیرہ بُرے کاموں) کو انسانی جنم میں ناجائز بتاتے رہتے ہیں۔ اور جن گناہوں کی سزا میں اُن کی روحیں حیوانی قالب کے اندر مقید ہوئیں وہی گناہ ان جسموں میں آکر جی کھول کر کیا کرتے ہیں۔

دیانندی دوستو! تم کہا کرتے ہو کہ حیوانی جون بھوگ جونی (یعنے قیدخانہ) ہے (دیکھو ثبوت تناسخ مندرجہ کلیات آریہ مسافر صفحہ ۸۰) تو کیا قیدخانہ ایسے ہوا کرتا ہے کہ حالت آزادی سے ہزار بلکہ لاکھ گونہ زیادہ قیدی لوگ بدکاری شرارت وغیرہ صدہا طرح کا ارتکاب جرائم کیا کریں۔ اور دوسرے قیدیوں کو ہلاک کرتے کرتے موقع پا کر اُن لوگوں کو بھی ہلاک کرنے لگیں جو قیدخانہ سے باہر یعنے کرم جونی میں (موسوم بہ انسان) ہیں۔ بدکاروں اور پاپیوں کے لئے تو اس قسم کا قیدخانہ ہی اچھا ہے (اور یہی اُن کی مکتی ہے) جہاں اُن کو ہر ایک کام اور ہر ایک جرم کے لئے بے روک ٹوک پوری آزادی ہو محرمات کے ساتھ بھی خواہش نفسانی پوری کر لے۔ اور کسی بُرے سے بُرے گناہ کرنے پر بھی کسی قسم کا مواخذہ اور دار و گیر نہ ہو۔

تفسیر ثنائی اُردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصون مین قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم مین ایک مین الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہین دوسری کالم مین ترجمہ کے لفظون کو تفسیر مین لیکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی مین مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہین ایسے کہ بادنیٰ و شائد۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمین کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے انحضرت صلعم کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے کہنے کے چارہ نہ ہو تفسیر سات جلدون مین ہے جنمین سے چار تیار ہین اور پانچوین زیر طبع ہے۔

جلد اول سورہ فاتحہ و بقرہ قیمت عا

جلد دوم - سورہ آل عمران و نساء ؍؍ عہ

جلد سوم - سورہ مائدہ انعام اعراف ؍ عا

جلد چہارم - تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ؍ عہ

مباحثہ دیوریا - جو ۱۹۰۳ء مین بمقام دیوریا ضلع گورکھپور بر جلسہ جلنے پر آریون سے ہوا تھا۔ قیمت عہ

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن

مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ ناز کا کامل اور قابل دید جواب قیمت ۲؍

شادی بیوگان اور نیوگ آریونکی تردید مین

یہ مختصر رسالہ نہایت کارآمد ہے۔ قیمت ۱؍

آیات متشابہات

اصول تفسیر او آیات متشابہات کی تحقیق۔ قیمت ۳؍

تہذیب - مہذبون کے فرائض کا واضح طور پر بیان ۱؍

فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب اودھ۔ بنگال اور انگلستان مین اہلحدیثون کی تائید مین جو فیصلے ہوئے ہین انکو جمع کیا گیا ہے قیمت ۴؍

چودھوین صدی کا مسیح

مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری ابتدا ملازمت سے زمانہ مسیحیت تک کے واقعات مفصل بطرز ناول نہایت دلچسپ پیرایہ مین لکھی گئی ہین صفحات ۱۵۴ مجلد۔ قیمت مع محصول عہ

الہامات مرزا

اس رسالہ مین مرزا قادیانی کی پیشگوئیون کی تردید بڑی شرح و بسط سے کیگئی ہے اسیکے باوجود تیسری دفعہ چھپنے کے اور دو ہزار روپیہ جواب کیلئے انعام مقرر ہونیکے آجتک مرزائی اصحاب یا کسی مرزائی کو جواب دینے کی جرأت نہین ہوئی غرض یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنیکو کافی ہے قیمت ۵؍

سفوات مرزا - مرزا کے مضامین مضحکہ خیز کسی کتاب مین کچھ لکھا ہے پھر کسی دوسری مین خود ہی اسکو برخلاف لکھا ہے ہاہا

المشتہر مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

سماجی دوستو! قید کرنے کا اصلی منشا تو یہ ہوا کرتا ہے کہ قیدی بحالت آزادی جو شرارت کیا کرتا تھا اسکی شرارت اور برائی سے لوگ بچ جاویں. اور خود بھی وہ قیدی متنبہ ہو۔ لیکن ویدک پرمیشور کا راج بھی عجب اندھیر نگری ہے اور چوپٹ راج ہے کہ مجرم کو سزا ایسی حالت اور ہوش میں دیتا ہے کہ مجرم کو ذرہ بھر بھی خبر نہیں ہوتی. کہ مجھکو یہ سزا کس جرم کے پاداش میں دیجاتی ہے - اور سزا سے رہائی پالینے یعنے انسانی جون میں آنے کے بعد بھی اسکو مطلق خبردار نہیں کیا جاتا کہ تونے فلاں جرم کیا تھا اور تیری کیا سزا ہوئی اور کس قدر ہوئی اور کتنی مدت ہوئی۔ حالانکہ ستیاسی جی کا آرڈر ہے کہ سزا دینے سے مدعا یہ ہے کہ لوگ بذریعہ خطا سے باز آنے کے دکھ نہ پاویں. (ستیارتھ ۲/۱۲ صفحہ ۲۳۳) - اور قیدی کی اصلاح اور سدھار ہو نہ یہ کہ قید خانہ میں جاکر (باوجود چوبیس قسم کی طاقتیں رکھنے کے جن میں ہتیا و گیان بھی داخل ہے) انواع و اقسام کی بیحیائی اور شرارت کرنے لگے - اور حالت آزادی کی تمام غذائیں ترک کر دے - اور گوشت کھا کھا کر (بقول گھاس پاتی نہر دکھے) اپنی روح خراب کرتا رہے. (اگرچہ انسانی حالت میں وہ روح بڑے سے بڑے مہاتما ہی کے قالب میں کیوں نہ رہی ہو) اور اپنے ہم جنس دوسرے قیدیوں (یعنے ہرن وغیرہ حیوانوں) اور آزادوں یعنے انسانوں کو روزانہ اس طرح ہلاک کرتا رہے کہ قید کرنے والا حاکم (یعنے ویدک پرمیشور) بھی اسکے روکنے سے محض لاچار اور بالکل مجبور اور بے بس ہو کر بیٹھ رہے اور اُن کو ہزار روکنا چاہے تب بھی نہ روک سکے.

دیانندی بدخیالو! کچھ بتا سکتے ہو کہ دنیا میں ہر ایک گوشتخوار جانور روزانہ جو کم سے کم ایک خون کیا کرتا ہے غالباً جسکی تعداد ہر روز لاکھوں اور کروڑوں سے کم نہ ہوتی ہوگی۔ اسقدر روزانہ خونوں کا پاپ کس پر ہوگا. شیر وغیرہ گوشتخوار جانوروں پر یا جس نے تھوڑی پاپ والے انسانوں کی ارواح کو پکڑ کر درندوں کے قالبوں میں سزا بھگتنے اور انکی اصلاح و سدھار کے لئے ڈالا ہے - دیکھو ستیارتھ ۹/۱۳ ص ۲۹۵ - دیانندی عدالت کر توں کے غیر مجرم ہونے کے لئے ایسا قطعی فیصلہ ہو چکا ہے جو کہ ویدک پربھو کی کونسل سے بھی

---

۵ دیکھو ستیارتھ ۹/۱۲ صفحہ ۳۱۳ و مضمون ہیمودلی.

منسوخ نہیں ہو سکتا - کیونکہ انسان کے علاوہ تمام جاندار اور نباتات وغیرہ بھوگ جونی ہیں - نہ تو اُن کے پاپ کا اعتبار ہے اور نہ پُن کا لحاظ. ان کی بابت سنیاسی جی کا آرڈر جو غالباً ویدک منتر سے ماخوذ ہوگا حسب ذیل موجود ہے. "پاپ اور پُن صرف منشیہ جنم میں ہوتا ہے حیوانوں کے جنم میں صرف ذکرم پھل کا بھوگ ملتا ہے۔ نئے پاپ جمع نہیں ہوتے" ایدیش منجری صفحہ ۶۱ - اور مہا سنیاسی نے بھی ایسا ہی بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ مصرح لکھا ہے - دیکھو ثبوت تناسخ مندرجہ کلیات آریہ مسافر صفحہ ۸۰۔

پس اب لامحالہ ان لاکھوں اور کروڑوں روزانہ خونوں کا پاپ بلکہ مہا پاپ اُسی کے ذمہ بالضرور ہوگا جسنے انسان کے تھوڑی پاپ والی روحوں کو ایسے خونخوار و خلایق آزار درندوں کے قالبوں میں سزا بھگتنے کے لئے مقید کیا. دیکھو ستیارتھ ۱۲/۷۹ صفحہ ۵۶۴ و صفحہ ۵۶۵ و ۱۲/۱۶۵ صفحہ ۶۰۱ سطر ۱۹ - و ۱۴/۱۲۳ صفحہ ۷۱۱ سطر ۷، ۸

سماجیو! اپنے سنیاسی جی کا مقولہ بھول گئے - تلوار سے مارنے والا مستوجب سزا ہوتا ہے نہ کہ تلوار - ستیارتھ ۹/۲ صفحہ ۳۰۸.

بہرحال ویدک پرمیشور نے شیر وغیرہ گوشتخوار جانوروں کی شرارت اور جرایم اور کروڑوں خون کرنے کا کوئی بندوبست نہیں کیا۔ اور اگر دونوں میں سے کسی ایک پر بھی ان کثیر التعداد مخلوقات کے روزانہ خونوں کا پاپ نہیں تو لامحالہ بالضرور اقرار کرنا پڑے گا کہ گوشت کھانے کے لئے حیوانوں کو قتل کرنا اور مارنا ہرگز پاپ نہیں. کیونکہ انسانی ارواح کا شیر وغیرہ درندوں کے قالبوں میں جاکر خواہ بذریعہ ویدک پرمیشور مقید ہو کر جس طرح جانداروں کا مارنا اور قتل کرنا مطلق پاپ نہیں. (دیکھو ایدیش منجری صفحہ ۶۱) اسی طرح ان روحوں کا انسانی اجسام میں رہکر کسی جانور کا ذبح کرنا یا قتل کرنا کس لاجک کے رو سے پاپ قرار دیا جا سکتا ہے :.

دیانندی مترو! انسانی جسم میں کونسی ایسی خرابی ہے. کہ اُسکے اندر اگر روح کوئی برائی کرے تو اسکی سزا اُسکو بالضرور ملے - اور شیر وغیرہ درندوں کے جسم میں کونسی ایسی خوبی ہے کہ وہی انسانی روحیں اُسکے اندر رہکر لاکھوں خون اور کروڑوں برائیاں روزانہ کرتی رہیں...

لیکن آیا کبھی قابل گرفت اور مستوجب سزا و عذاب نہ ہو۔ آخر روح تو ایک ہی ہے۔ اجسام کے فرق سے روح کے افعال اور اعمال میں کیوں اس قدر فرق عظیم آ گیا؟ اجسام تو محض جڑھ[1] ہیں۔ اور جو جڑ ہیں۔ اُن میں پاپ پن کبھی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ پاپ پن کرنے کی خاصیت چیتن میں ہوتی ہے۔ دیکھو جس قدر جڑ اشیاء ہیں وہ سب پاپ سے خالی ہیں۔ ستیارتھ صفحہ ۵۶۳۔ نیز سنیاسی جی لکھتے ہیں کہ جیو کا جسم اور آلات متعلقہ جو اس پرمیشور کے بنائے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ سب جیو کے تابع ہیں جیو اپنے کام کرنے میں خود مختار ہے۔ ستیارتھ صفحہ ۲۵۱۔

شیر وغیرہ درندوں کا جسم تو آخر پرمیشور ہی نے بنایا ہے۔ اگر وہ جسم نہ بناتا تو کس طرح انسانی روحیں شیر وغیرہ درندوں کے قالبوں میں جاتیں۔ اور اس قدر اودہم مچاتیں۔ اگر زیادہ نہیں تو کچھ بھی اسکا الزام ویدک پرمیشور پر ہونا چاہیئے۔

بہرحال جبکہ ستیارتھ صفحہ ۵۶۳ کے بموجب اجسام جڑ ہیں اور ستیارتھ صفحہ ۲۵۱ کی رو سے حواس اور جسم سب جیو کے تابع ہیں اور جیو اپنے کام کرنے میں خود مختار ہے (خواہ انسانی جسم میں رہے خواہ حیوانی یا نباتی جسم میں) تو کیا وجہ ہے کہ جیو جب انسانی جسم میں رہے تب تو اسکو جانور مارنے اور برائیوں کے کرنے میں پاپ ہو اور جب وہی جیو شیر وغیرہ گوشتخوار درندوں کے جسم میں جاوے تب اُس جیو کو بموجب آپدیش منجری صفحہ ۶۱ کے لاکھوں خون کر ڈالنے پر بھی ایک ذرہ برابر پاپ نہ ہو۔ بلکہ اُسکے لئے تو عمدہ گوشت کا کھانا اور جانداروں کا مارنا (جو گھاس پات دیانندی منتروں کے عقیدہ کے بموجب مہاپاپ ہے) جائز ہی نہیں بلکہ لازمی کر دیا جاوے۔ اور گوشت ہی پر اسکی زندگی کا انحصار اور مدار رکھا جاوے

دیانندیو! اگر تمہارا پرمیشور عادل، دیالو (رحیم[2]) اور نظر عنایت کی رکھنے والا ہے

لہ غیر ذی شعور ستیارتھ صفحہ ۵۶۳ - منہ

ٹہ سنیاسی جی نے ستیارتھ صفحہ ۲۷۶ میں لفظ پروردگار و رحیم پر بایں الفاظ اعتراض کیا ہے اگر قرآن کا خدا دنیا کا پروردگار ہوتا اور سب پر بخشش اور رحم کیا کرتا تو دوسرے مذہب والوں اور حیوانات وغیرہ کو بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل کرانے کا حکم نہ دیتا۔ الخ (بقیہ صفحہ آئندہ)

(دیکھو ستیارتھ صفحہ ۴۳۶ - و رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا ہندی صفحہ ۹) اور جس طرح باپ اپنی اولاد پر ہمیشہ مہربان ہو کر اُن کی بہتری چاہتا ہے۔ اسی طرح پرمیشور بھی سب جیوں کی بہتری چاہتا ہے۔ (ستیارتھ صفحہ ۱۷) اور جس طرح کمال مہربانی کرنے والی ماں اپنے بچوں کا سکھ اور بہتری چاہتی ہے اسی طرح پرمیشور بھی تمام جیوں کی ترقی چاہتا ہے۔ (ستیارتھ صفحہ ۱۷) تو اُس نے اپنے[1] مخلوق میں انسانوں (اور شیر وغیرہ صد قسم کے گوشتخوار درندوں و پرندوں) کے آرام کے واسطے دوسرے جانداروں کو مار کر سخت ایذا دا (اور ذبح کرا کر) (اور درندوں و پرندوں سے قتل کرا کے) گوشت کھانے کی (انسان اور درندوں) کو اجازت کیوں دی (اور انسان کے پاپی جیوں کو شیر وغیرہ گوشتخوار درندوں و پرندوں کے قالبوں میں کیوں ڈالا) کیا ذی روح بے گناہ اور خدا کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔ ستیارتھ صفحہ ۱۷۶

دیانندی دوستو! کیا ایک حیوان (ہرن اور مینا وغیرہ) کی جان کو تکلیف دے کر (شیر و شہباز وغیرہ صدہا قسم کے گوشتخوار درندوں و پرندوں اور) دوسروں کو آرام پہنچانے سے عیسائیوں (نہیں نہیں دیانندیوں) کا پرمیشور بے رحم ثابت نہیں ہوتا۔

بقیہ حاشیہ از صفحہ ۲۲ - دیانندی دوستو! اگر مناسب سمجھو تو کسی بھوگ جونی میں جانے والے مہاتما کی معرفت سنیاسی جی کے پاس کہلا بھیجو کہ دھرم اوتار جبکہ ویدک پرمیشور بموجب حضور کی تحریر کے رحیم - عادل - نظر عنایت کی رکھنے والا - ماں باپ سے زیادہ سب جیوں کی بہتری چاہنے والا اور سب کا محافظ اور ترقی چاہنے والا ہے تو شیر اور باز وغیرہ ہزاروں گوشتخوار درندوں اور پرندوں سے ہرن اور مینا وغیرہ لاکھوں بے آزار چرندوں اور پرندوں کو قتل کرا کے کس طرح وہ رحیم اور صفات مندرجہ بالا کے ساتھ موصوف ہو سکتا ہے۔ اگر سری سنیاسی جی صاحب اسکا کوئی معقول جواب ارسال فرماویں تو براہ عنایت دوستانہ اُسکو ستیارتھ کے صفحہ ۲۷۶ کے حاشیہ پر جلی قلم سے بخود درج کر دینا باعث مزید عنایت اور موجب ڈبل شکریہ ہوگا۔ ۱۲ منہ۔

لہ سنیاسی جی کے یہ تین چار فقرے بریکٹ کے علاوہ گوشتخوار اقوام کی بابت عموماً اور مسلمان و عیسائیوں کے بارہ میں خصوصاً ہیں مضمون بریکٹ کے بڑھا دینے سے اُنہیں لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں۔ منہ

اگر والدین ایک لڑکی کو مروا کر دوسرے کو کھلا دیویں تو کیا وہ گناہ عظیم کے مرتکب نہیں ہونگے.
اسی طرح کی یہ بات ہے (کہ شیر و شہباز وغیرہ گوشت خوار درندوں اور پرندوں اور ہرن و مینا وغیرہ غیر آزار چوپائے و پرندے سب کے سب خدا کی مخلوق ہیں) کیونکہ خدا کے نزدیک سب جاندار اسکے بیٹوں کے مانند ہیں. (اور خدا بموجب ستیارتھ صفحہ ۱۷ و صفحہ ۴۳۶ بمنزلہ انکے ماں باپ کے ہے) ایسا ہونے سے عیسائیوں (نہیں نہیں دیانندیوں) کا خدا مثل قصاب کے کام کرتا ہے. اور اگر سب انسانوں (اور شیروں اور شہبازوں وغیرہ تمام گوشت خواروں) کو اس نے بنایا ہے تو پھر عیسائیوں (نہیں نہیں دیانندیوں) کا خدا بے رحم ہونے کی وجہ سے گنہگار کیوں نہیں؟ (ستیارتھ ۱۳/۱۵ صفحہ ۶۲۴)

سماج کے اعلیٰ ممبرو! ذرا ویدک پرمیشور کو آگاہ کر دینا کہ دوسرے کو (یعنی ہرن اور مینا وغیرہ بے آزار چرندوں اور پرندوں کو شیر و شہباز وغیرہ گوشت خوار درندوں اور پرندوں کے ذریعے سے) نقصان پہنچانا ادہرم کہلاتا ہے. ستیارتھ ۱۳/۱۰۵ صفحہ ۴۹۹.

دیانندیو! کیا یہ بات ممکن ہے کہ کوئی شخص ایک لڑکے (یعنی ہرن اور مینا وغیرہ بے آزار چوپایوں اور پرندوں) کو مروا ڈالے اور دوسرے لڑکے (شیر اور شہباز وغیرہ گوشت خوار درندوں اور پرندوں) کو اسکا گوشت کھلا دے. ویسے ہی سب انسان چرند و پرند وغیرہ جاندار سب خدا کے گویا بیٹے ہیں. خدا ایسا کام کبھی نہیں کر سکتا. (ستیارتھ ۱۳/۵۴ صفحہ ۶۳۷)

سنیاسی جی کے اس لاجک کے اعتبار سے کہا جا سکتا ہے کہ انسان کی پاپی ارواح کو خدا نے شیر وغیرہ گوشتخوار جانوروں کے قالب میں ہرگز نہیں ڈالا ہے. اور نہ شیر وغیرہ جانوروں کی روحیں انسانی ارواح ہیں بلکہ اُن کی روحیں انسانی ارواح سے علیحدہ ہیں. اور حکیم مطلق نے کسی خاص مصلحت سے اُن کو پیدا کیا ہے تناسخ سے اُسکو ذرہ برابر تعلق نہیں ورنہ ویدک پرمیشور کے

---

۱ حیوانوں کی پیدایش تناسخ سے غیر متعلق ہونے کی حالت میں ویدک مذہب کا تمام تانا بانا کارگاہ دنیا سے نیست و نابود ہو جائے گا

بہت زیادہ الزام عاید ہوگا.

شاباش ہے عیسائی نہیں نہیں دیانندی، لوگوں پر کہ ایسی ایسی باتوں کے (یعنی شیر اور شہباز وغیرہ گوشتخوار درندوں و پرندوں کے ذریعے سے ہرن اور مینا وغیرہ بے آزار چرندوں اور پرندوں کے قتل) کرنے اور کرانے والے کو بھی خدا مان کر اپنی نجات وغیرہ کی توقع رکھتے ہیں. (ستیارتھ ۱۳/۴۹ صفحہ ۶۳۶) اور اسکو رحیم اور ماں باپ سے زیادہ رحم والا کہتے ہیں.

دیانندی دوستو! جس مذہب جس کتاب میں تناسخ ایسی بے بنیاد تعلیم ہو. جانتے ہو اُسے کیا کرنا چاہیئے؟ سنو! اپنے سنیاسی جی کے الفاظ میں سنو. ایسی تعلیم کنوئیں میں ڈالنی چاہیئے. ایسی کتاب ایسے پیغمبر (یعنی ملہمان وید) ایسے خدا (یعنی ویدک پرمیشور) اور ایسے مذہب سے سوائے نقصان کے فایدہ کچھ بھی نہیں. ان کا نہ ہونا اچھا ہے. ایسے جال مذہبوں سے عقلمندوں کو علیحدہ رہکر قرآن[1] کے احکام کو تسلیم کرنا چاہیئے. کیونکہ انمیں جھوٹ ذرہ نہیں ہے. (ستیارتھ ۱۴/۵۸ صفحہ ۶۹۲)

دیانندی مترو! اگر تم لوگ ہم مسلمانوں کو گوشت خوری سے باز رکھنا چاہتے ہو اور ہم سے گوشت خوری ترک کرانے کی تمہاری دلی خواہش ہے تو تمہیں لازم ہے کہ پہلے اپنے ویدک پرمیشور کے حضور میں بدیں مضمون ایک میموریل کسی بھوگ جونی میں جانے والے مہاتما کی معرفت سنیاسی جی بلکہ مہا سنیاسی جی کا بھی اس پر دستخط کرا کے روانہ کرو جس کا مضمون حسب ذیل ہو.

مضمون میموریل

حضور والا! بجز جیو (یعنی روح) اور پرکرتی (یعنی مادہ عالم) اور ان دونوں کے تمام گن (اوصاف) کرم (کام) و سبھاؤ (عادت) وغیرہ کے خالق[2] کل دام اقبالہٗ! نمستے کے بعد جسم

---

۱ سنیاسی جی نے یہاں پر وید وکت لکھا تھا. ہمنے نتیجہ کے لحاظ سے قرآن لکھ دیا. اور اس مضمون میں اکثر ایسا ہی ہوا کرے گا. ناظرین مطلع رہیں. (مولف)

۲ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا نہالی صفحہ ۴۲. (عبداللہ)

گھاس پارٹی دیانندی سماج یعنے مہاتما طوائف کے اعلیٰ راہنمے ممبران عموماً اور ویدک دہرمی سبھا کے حامیان خصوصاً حضور والا کی خدمت میں بکمال عجز ونیاز گذارش کرتے ہیں کہ اگرچہ ہمارے ہر ایک انسانی وحیوانی ونباتی جونوں کے دونوں جزوں کے مجموعہ میں سے ادنے حصہ جسم کے چہوٹے سے چھوٹا پرمانو (مادہ) بھی حضور کا پیدا کردہ نہیں - اور اعلے حصہ روح بھی مع اپنے جملہ اوصاف وافعال کے انادی (ازلی) ودامی[1] ہے - چیتن وذی العقل ذی شعور ہے - خواہش[2] تنفر - راحت ورنج وغیرہ صفات سے موصوف ہے. ویدبھگوان کی کرپا اور سنیاسی جی کی دیا سے ہمارے اعلے حصہ یعنے روح کو چوبیس قسموں کے مندرجہ ذیل ذاتی اوصاف حاصل ہیں. زور[1] - ہمت[2] - کشش[3] تحریک[4] - حرکت[5] - خوف[6] - امتیاز[7] - عقل[8] - حوصلہ[9] - یاد[10] - یقین[11] - خواہش[12] - محبت[13] - نفرت[14] - ملاپ[15] - جدائی[16] - ملانا[17] - جدا کرنا[18] - سننا[19] - چھونا[20] - سونگھنا[21] - دیکھنا[22] - چکھنا[23] اور گیان[24] - یہ چوبیس قسم کی طاقت جیو رکھتا ہے (ستیارتھ ۱۹/۱۷ صفحہ ۳۱۳)

ہمارا جیو بذریعہ اپنی مندرجہ بالا قوتوں کے اپنے مادہ سے مل کر جسم اختیار کرسکتا ہے ہم اپنے کاموں میں سوتنتر[3] یعنے آزاد - خودمختار ہیں. ہمیں اپنی ہستی اور نیستی میں حضور عالی کی ذرہ برابر ضرورت نہیں - اور ہمیں حضور کی صفت پرمیشوری کے تسلیم کرنے کی مطلق حاجت نہیں. کیونکہ حضور نے نہ تو ہمارے اعلے حصہ ارواح کو پیدا کیا اور نہ ہماری ارواح کی صفات مندرجہ بالا حضور کی عطا کردہ ہیں. اور نہ تو ہماری ارواح اور مادہ کو حضور نے خرید کیا. اور نہ کہیں سے بذریعہ ہبہ. نہ وراثت نہ تقسیم نہ اجارہ نہ عاریت نہ جو کہہ بندیک. نہ ڈسٹ بندھک - اور نہ ہماری ارواح اور مادہ کی ملکیت کی درخواست ہے - الغرض جائز قبضہ کے جتنے ذرایع ہیں انمیں سے کسی ایک کی رو سے بھی حضور نے ہماری ارواح اور مادہ پر قبضہ نہیں کیا. بلکہ بجز اسکے کچھ بھی نہیں کہ اپنے

---

[1] دیکھو ستیارتھ ۲/۸ صفحہ ۲۷۵ ملیکن ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء کے صفحہ ۵۲ اور ۲۳۲ میں روحوں کا مخلوق ہونا پنڈت جی کا مسلمہ ہے

[2] ستیارتھ صفحہ ۲۴۷ :: [3] اپدیش منجری صفحہ ۱۵

عدل وانصاف کو بالائے طاق رکھکر جابرانہ اور ظالمانہ طور سے حضور والا ہماری انادی (ازلی) ارواح کے پیچھے اس طرح ہاتھ دھو کر پڑے ہیں جو ناگفتہ بہ ہے. حضور والا نے ہماری ارواح کو بہروپیا سے بھی بدتر بنا ڈالا یعنی ہماری ایک ہی روح کو کبھی مرد - کبھی عورت. کبھی بیٹا. کبھی بیٹی. کبھی شوہر - کبھی جورو - کبھی باپ - کبھی ما. کبھی بھائی - کبھی بہن. کبھی کتا کبھی بلی. کبھی بندر - کبھی گیدڑ - کبھی لومڑی. کبھی گدھا بنایا - ہماری ارواح کو ایک جون میں ایک مہاشے کی ما بہن - بیٹی - بہو - نانی - دادی. ساس وغیرہ محرمات میں سے کوئی بنایا اور دوسری جون میں اسی روح کو اسی بھاگوان مہاشے کی جورو یا نازک اندام خوبصورت نیوگن بناکر بغل گیر کرایا - اور رات اور دن اس سے گلچھرے اڑانے کی اجازت دیدی - یا دوسری جون میں انہیں ارواح کو بندر گھوڑا - ہاتھی. سور - گدھا. چیل - کوا کھٹمل - اور چیلر وغیرہ ہزاروں چھوٹے بڑے جانوروں میں سے کسی جانور کا مادہ بناکر انکے نروں سے ان کو بھوگ کرایا - ہماری ارواح کو ایک جون میں حیوان ناطق. (انسان) اور دوسری جون میں حیوان مطلق بنایا. ہماری ارواح کو ایک جون میں طاقتور نیوگی بناکر فاعل کیا - اور دوسری جون میں اسی کو دیور سے کام کرانے والی گلفام ماہوش نیوگن بناکر مفعول کیا. ہماری ارواح کو ایک جون میں گھاس پارٹی - دیانندی بھگتوں کا ممبر بلکہ آریہ پرتی ندہی سبہا کا جوشیلا پریسیڈنٹ خواہ دل جلا مہنچر بناکر گوشتخوری سے کمال تنفر اور مہاپاپ خیال کرایا. اور دوسری جون میں شیر - شہباز - مچھلی وغیرہ ہزارہا ایسے درندے پرندے اور آبی جانوروں کی جونوں میں داخل کیا جنکی فطرتی غذا آمیش گوشت کے سوا کوئی دوسری چیز ہی نہیں. ہماری ارواح کو ایک جون میں عمدہ سے عمدہ غذاؤں اور لذیذ سے لذیذ کھانوں سے آسودہ کیا - اور دوسری جون میں گلے سے سور گدھا - کوا اور غلاظت کا کیڑا بناکر پلیدی اور مردارخوار کردیا - ہماری ارواح کو ایک جون میں مہاسوامی - اور ملک نجاست سے واپس کرکے جان کشی اور مردم آزاری کو پاپ ہی نہیں بلکہ مہاپاپ تصور کرایا - اور اسکی بابت ان سے بڑے بڑے زبردست لیکچر دلائے - اور دوسری جون میں انہیں کو شیر - ریچھ وغیرہ جان کش حیوان اور مچھر - چیلر - جوں - کھٹمل -